	زینب کو گمان کب تھا یہ حشر بپا ہوگا
	اک روز تہِ خنجر بھائي کا گلا ہوگا
اصغر کے لئیے رن میں جاتے ہے شہ والا	
خیمے میں تلاطم ہے کیا جانے یہ کیا ہوگا	
	تیں روز کے تھے پیاسے سوکھا تھا گلا شہ کا
	اے شمر تیرا خنجر کس طرح چلا ہوگا
غربة میں خدا جانے شبیر سے پیڑي میں	
لاشہ علي اصغر کا کس طرح اوٹھا ہوگا	
	دنیا هي نگاهوں میں تاریك هوئي هوگي
	جب خاك میں بانو کا وہ چاند چھپا ہوگا
بازوں میں رسن ہوگي ناموس پیمبر کے	
معصوم سکینة کا رسي میں گلا ہوگا	
	خیمے میں پہنچنا جب ممکن نہ ہوا پاني
	عباس دلاور کا دل ٹوٹ گیا ہوگا
تھرّا نے لگا ہوگا عباس کا لاشہ بھي	
هم شیر کا بازوں جب رسي میں بندھا ہوگا	
	جب طوق گلے میں تھا اور پاوں میں زنجیریں
	تا شام بھلا کیسے بیمار چلا ہوگا
تھرّانے لگا ہوگا ہاتھوں میں قلم عشرت	
یہ درد بھرا نوحة جب تونے لکھا ہوگا	